Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

" A Critical and Analytical Study of Goldziher's Objections on Qur'anic Readings (Qirā'āt Qur'āniyyah)"

"قرات قرآنیہ پر گولڈزیہر کے اعتراضات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ"

Kashif Mehmood
MS Scholar Chaudhary Abdul Khaliq Center for Contemporary Islamic Sciences (CAKCCIS) The Superior University, Lahore
Email: Kashifmehmood9413@gmail.com

Muhammad Waheed U Zaman
Lecturer, Chaudhary Abdul Khaliq Center for Contemporary Islamic Sciences (CAKCCIS) The Superior University, Lahore
Email: Waheed.zaman@superior.edu.pk

Abstract

The science of Qur'anic readings (Qirāʾāt) occupies a highly significant and foundational position within Islamic scholarship, for the correct recitation of the Qur'an, its pronunciation, the accuracy of its words, and the determination of its meanings all depend on this discipline. However, various Orientalists raised objections against its historical and transmitted foundations, among whom Ignaz Goldziher is particularly prominent. He attempted to cast doubt on the diversity of the Qirāʾāt, the reasons behind this variation, and the methods of transmission, portraying them as later scholarly developments rather than an integral part of the original revelation. A critical and analytical study of this topic seeks to examine the background, nature, and arguments of these objections to determine whether Goldziher's claims possess genuine academic merit or merely reflect Orientalist interpretations. Such an investigation not only helps in understanding Goldziher's methodological approach but also highlights the authentic status of Qirāʾāt, their tawātur (mass-transmission), historical continuity, and the strong framework of their narration, thereby further demonstrating the practical manifestation of the divine promise of the Qur'an's preservation.

Keywords: Qur'anic Readings, Qirāʾāt, Correct Recitation, Pronunciation, Determination of Meanings, Orientalists, Ignaz Goldziher, Historical Foundations, Transmission Methods, Diversity of Qirāʾāt

تمہید

OPEN ACCESS
CC BY

قراءتِ قرآنیہ، یعنی قرآن کریم کی مختلف روایت شدہ قراء تیں، اسلامی علوم میں ایک نہایت اہم شعبہ ہیں، کیونکہ یہ نہ صرف قرآن کی ادائیگی اور الفاظ کی درستگی کو یقینی بناتی ہیں بلکہ معانی کی صحیح تفہیم اور شریعت کی عملی رہنمائی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ صدیوں سے مسلمانوں نے ان قراءات کو محفوظ رکھا اور ان کے تاریخی تسلسل اور تواتر کو برقرار رکھا، جس سے قرآن کریم کی الٰہی حفاظت کا عملی ثبوت ملتا ہے۔ تاہم مستشرقین نے اس علم پر تنقیدی اعتراضات اٹھائے، جن میں سے گولڈزیہر کے خیالات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس نے قراءات کے تنوع، اسباب اور روایت کے طریقوں کو مشکوک قرار دے کر انہیں بعد کی علمی تخلیق کہنے کی کوشش کی۔ اس تمہیدی مطالعے کا مقصد گولڈزیہر کے اعتراضات کی نوعیت اور بنیادوں کو سمجھنا اور ان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینا ہے، تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ اعتراضات کس حد تک مستند ہیں اور قراءتِ قرآنیہ کی تاریخی اور شرعی حیثیت پر ان کا کیا اثر ہے۔

تعارف موضوع:

قراءتِ قرآنیہ کا علم اسلامی علوم میں نہایت اہمیت اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ قرآن کریم کی صحیح ادائیگی، تلفظ، الفاظ کی درستگی اور معانی کی وضاحت اسی علم پر منحصر ہے۔ اسلامی روایات میں مختلف قراءات کی موجودگی اور ان کا تاریخی تسلسل قرآن کی حفاظت اور تلاوت کے تسلسل کی علامت ہیں۔ تاہم مستشرقین نے اس علم پر اعتراضات کیے، جن میں گولڈزیہر کا نام خاص طور پر نمایاں ہے۔ گولڈزیہر نے قراءات کے تنوع، اسباب اور روایت کے طریقوں پر شبہات ظاہر کرتے ہوئے انہیں بعد کی علمی تخلیق قرار دینے کی کوشش کی۔ اس موضوع کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ان اعتراضات کی نوعیت، پس منظر اور دلائل کا علمی تجزیہ فراہم کرتا ہے، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ آیا یہ اعتراضات حقیقت پر مبنی ہیں یا محض مستشرقانہ تاویلات ہیں۔ اس مطالعے کے ذریعے نہ صرف گولڈزیہر کی علمی روش کی بہتر سمجھ حاصل ہوتی ہے بلکہ قراءاتِ قرآنیہ کی اصل حیثیت، تواتر، تاریخی تسلسل اور مضبوط روایت کا ثبوت بھی سامنے آتا ہے، جو قرآن کی الٰہی حفاظت کے وعدے کو مزید واضح کرتا ہے۔

گولڈزیہر کا تعارف:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

گولڈزیہر (۱۸۵۰ء—۱۹۲۱ء) میں پیدا ہوا۔ گولڈ زیہر ایک مشہور یہودی، ہنگیرین عالم اور مستشرق تھا، جس کو جدید اسلامک اسٹڈیز کے بانی شخصیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی کو اسلامی علوم، خصوصاً حدیث، شریعت اور قراءتِ قرآنیہ کی تحقیق کے لیے وقف کر دیا۔ گولڈزیہر نے جرمنی اور ہنگری میں فلسفہ، تاریخ، اور اسلامی علوم کا مطالعہ کیا، اور اپنی علمی مہارت کی بنیاد پر اسلامی متون کی تنقیدی اور تاریخی تجزیہ پر کام کیا۔ گولڈزیہر کی مشہور تصنیف "Muhammedanische Studien" میں اس نے اسلامی قانون، قرآن، حدیث اور فقہی اختلافات پر تفصیلی تجزیہ پیش کیا۔ اس نے قراءتِ قرآنیہ کے تنوع، اسباب اور روایت کے طریقوں پر اعتراضات اٹھائے اور بعض اوقات اسلامی روایات کو بعد کے ادوار کی علمی تخلیق قرار دیا۔ ان کے نظریات مسلم محققین کے نزدیک بعض اوقات مستشرقانہ تاویلات پر مبنی اور کمزور دلائل سے متعلق سمجھے گئے۔ گولڈ زیہر کا علمی کام مسلمانوں اور غیر مسلمان محققین دونوں کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتا ہے تاکہ اسلامی متون کو تاریخی، لسانی، اور سوشیالوجیکل تناظر میں سمجھا جا سکے۔ ان کی تحریروں نے اسلامی مطالعات میں جدید تحقیقی رویے کو فروغ دیا اور محققین کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ روایات، قراءات اور فقہی اختلافات کو محض نقل کے بجائے تجزیاتی اور تحقیقی انداز میں دیکھیں۔

گولڈزیہر کا تعلیمی فکری تعارف:

گولڈ زہیر نے ہنگری کی جامعہ میں تعلیم حاصل کی جہاں اس نے مشہور مستشرق ویمبری (Vambery) سے استفادہ کیا جو خود ترکستان میں ایک درویش کے روپ میں سفر کر چکا تھا۔ گولڈ زہیر بعد میں جرمنی کی جامعہ لاہپزک میں آ گیا، جہاں اس نے مشہور عربی دان پروفیسر فلاہشر (Fleischer) سے تلمذ حاصل کیا اور اس کی صحبت سے عربی زبان میں عبور حاصل کیا اسی کی نگرانی میں کام کر کے ۱۸۷۰ء میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ اس نے شام اور مصر کا سفر کیا اور کچھ عرصہ الازھر کے درس میں شریک رہا۔ گولڈ زیہر نے اسلام کا مطالعہ کیا اور اپنے اعتراضات اپنی کتاب "دراسات محمدیہ" جو ۱۸۹۰ء میں جرمن زبان میں شائع ہوئی میں پیش کیے۔ انہی اعتراضات کو موجودہ مستشرق دوہراتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان ان اعتراضات کے جواب دے چکے ہیں۔

اس کتاب کی دوسری جلد میں علم حدیث سے بحث کی گئی اسی بحث کی وجہ سے یہ کتاب یورپ بھر کے مستشرقین میں مشہور ہوئی جو آج تک ان کے کام کا بنیادی ماخذ بنی ہوئی ہے، لیکن اس پر مسلمان علما کا تحقیقی جواب بہت سے لوگوں نے دیا جس میں سارے اعتراضات کا تعقب کیا گیا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

گولڈ زیہر نے حدیث کا جتنا مطالعہ کیا ہے کسی اور نے نہ کیا ہوگا۔ "دائرہ معارف اسلامیہ" میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ "گولڈ زیہر نے حدیث کے متعلق جو لکھا ہے، علم اس کا مرہون منت ہے۔ مستشرقین کی اسلامی تحقیقات پر جتنا اثر انداز گولڈ زیہر ہوا ہے، اتنا اس کا کوئی دوسرا معاصر مستشرق نہیں ہوا۔ اس کو دوسری اہم کتاب علم تفسیر پر ہے جو اس کے لیکچرز کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب بھی مستشرقین کے نزدیک ایک اساسی اور اہم مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔[1]

مستشرقین کی جانب سے قرآنی اعتراضات:

اسلام کو مشکوک بنانے کے لئے مستشرقین کا آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بعد سب سے بڑا ہدف قرآن مجید ہے۔ چونکہ ان لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جب تک مسلمانوں کا قرآن مجید کے ساتھ تعلق قائم رہے گا تب تک ان کو اسلام کے بارے میں بد ظن کرنا ناممکن ہے۔ ولیم جیفورڈ بالگراف نے اس کو اس طرح سے بیان کیا ہے: جب قرآن اور مکہ کا شہر نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے تو پھر ممکن ہے کہ ہم عربوں کو اس تہذیب میں آہستہ آہستہ داخل ہوتے دیکھ سکیں جس تہذیب سے ان کو محمد (ﷺ) اور ان کی کتاب کے علاوہ کوئی چیز نہیں روک سکتی۔[2] اس سلسلے میں مستشرقین نے قرآن کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے قرآن پر دو قسم کے اعتراضات کئے ہیں۔ پہلی قسم قرآن کے جمع وتدوین سے متعلق ہے جبکہ دوسری قسم کا تعلق قرآت کے اختلافات سے ہے۔

مستشرقین کا دعوی ہے کہ ابو بکر صدیق کے دور میں زید بن ثابت کی نگرانی میں قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع کرنے اور حضرت عثمان کے دور میں لغت قریش کے مطابق قرآن کے سات نسخے بنوا کر مختلف شہروں میں بھیجنے کی جو کوشش ہوئی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں قرآن تحریر نہیں ہوا بلکہ یہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے کیا ہے۔ ذیل میں ہم مستشرقین کے اس اعتراض کا علمی جائزہ لیتے ہیں۔ مشہور مستشرق ارتھر جیفری (Arthur Jeffery) قرآن مجید کی حفاظت کو مشکوک بنانے کے لئے لکھتا ہے:

[1] ۔ الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء النبی ﷺ، طبع: دوم، اشاعت: ربیع الثانی، ۱۴۲۰ھ، ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور، ج: ۷، ص: ۱۵

[2] - ضیاء النبی ﷺ، ج: ۶، ص: ۲۵۳

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

قرآن اسلامی صحیفہ ہے۔اسے قرآن مجید اور قرآن عظیم وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے لیکن اسے "Holy Quran" قرآن پاک نہیں کہا جاتا۔کچھ جدید دور کے مغرب کے تعلیم یافتہ مسلمان "Holy Bible" کے لقب کی نقل کرکے "Holy Quran" کہتے ہیں۔یہ کتاب محمد کے بیس سالہ دور نبوت کے بیانات کے مجموعے پر مشتمل ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اپنی امت کے لئے ایک کتاب تیار کر رہے تھے جس کی آپ کی امت کے نزدیک وہی حیثیت ہو گی جو یہودیوں کے نزدیک عہد نامہ قدیم کی اور عیسائیوں کے نزدیک عہد نامہ جدید کی ہے، لیکن کتاب کی تکمیل سے پہلے آپ کا انتقال ہو گیا اور آج قرآن میں جو کچھ ہے یہ وہ ہے جس کو آپ کے پیروکار آپ کے انتقال کے بعد جمع کرنے میں کامیاب ہوئے اور انہیں آپ کے الہامات کے مجموعے کے طور پر جمع کر دیا۔[3]

H.A.R.Gibb نے بھی اسی بات کو وضاحت سے لکھا کہ قرآن کی کتابت کا کام حضور کے زمانے میں مکمل نہیں ہوا چنانچہ وہ کہتا ہے:

یہ بات ممکن معلوم ہوتی ہے کہ تالیف قرآن کا کام آپ کی زندگی میں شروع ہو گیا تھا، لیکن اس کی تکمیل آپ کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد ہوئی۔[4]

اس کے بعد تمام مستشرقین کے اعتراضات کا اصل منبع یہی اعتراض ہے۔مستشرقین کے اس اعتراض کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جو قرآن کریم نازل ہوا تھا وہ حرف بحرف محفوظ ہے اور آج تک اسی طرح پڑھا جاتا ہے جس طرح آپ ﷺ کی زندگی میں پڑھا جاتا تھا۔اس زمانے میں کسی بات کو محفوظ کرنے کے لئے دو طریقے حفظ اور کتابت استعمال ہوتے تھے،اور قرآن کو دونوں طریقوں سے محفوظ بنایا گیا ہے۔

حفاظت قرآن بذریعہ حفظ:

نزول وحی کے ابتدائی ایام میں آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جبرئیل امین آپ ﷺ کے پاس چند آیتیں لے کر آتے تو آپ ﷺ جبرائیل امین کی تلاوت کے ساتھ جلدی جلدی تلاوت فرماتے تاکہ آپ ﷺ پر جو وحی نازل ہو رہی ہے وہ حفظ ہو جائے۔اس سے بھی آپ ﷺ کی قرآن کی حفظ کی سنجیدگی کا پتہ چلتا ہے۔احادیث میں ایسے صحابہ کا ذکر موجود ہے جن کو پورا قرآن حفظ تھا۔ان میں عبداللہ بن مسعود، سالم بن معقل،

[3] ضیاء النبی ﷺ، ج:۶، ص:۲۶۲

[4] کریمی، محمد جر جیس، قرآن مجید اور مستشرقین غلط فہمیوں کا جائزہ، طبع:اول، سن:۲۰۱۷ء، ناشر:ملک اینڈ کمپنی، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، ص:۱۸۱

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت، اُبو زید بن السکن، اور اُبوالدرداء کے نام امام بخاری کے صحیح میں تین روایت میں مذکور ہیں۔[5] بعض صحابہ کے حافظہ پر آپ ﷺ کو خاص اعتماد تھا، چنانچہ ان کو آپ ﷺ قرآن کا مستند استاد قرار فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں :

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، قرآن مجید چار اشخاص سے حاصل کرو، عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب۔[6]

ایک اور روایت میں ہے :

حضرت انس بن مالک سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کن لوگوں نے قرآن جمع کیا تھا؟ آپ نے فرمایا۔ چار نے جو سب کے سب انصار تھے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید نے۔[7]

احادیث میں جن سات حفاظ صحابہ کا ذکر ہیں۔ یہ وہ صحابہ ہیں جنہوں نے قرآن یاد کر کے آپ ﷺ کو سنایا بھی تھا۔ ورنہ حفاظ کی تعداد بہت زیادہ تھی ۔ ستر حفاظ صحابہ تو صرف جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔[8]

حفاظت قرآن بذریعہ کتابت

حفاظت قرآن کا دوسرا طریقہ کتابت قرآن تھا۔ حضور ﷺ نے کتابت قرآن کے لئے کاتبین وحی کی ایک جماعت تیار کی تھی۔ جن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ شامل تھے۔ جب نبی ﷺ پر کوئی وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کاتبین وحی میں سے کسی کو بلاتے اور وہ وحی لکھواتے۔[9] ان کاتبین کے علاوہ کچھ صحابہ ذاتی طور پر بھی قرآن لکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے :

[5] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مترجم: محمد ناصر الدین ناصر، طبع: اول، سن: نومبر ۲۰۱۶ء، ناشر: چوہدری غلام رسول، میاں جواد رسول ملت پبلیشرز، فیصل مسجد اسلام آباد، رقم الحدیث: ۳۰۰۸

[6] ۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۴۹۹۹

[7] ۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۵۰۰۳

[8] ۔ قرآن اور مستشرقین غلط فہمیوں کا جائزہ، ص: ۱۸۶

[9] - محمد عبدالعظیم الزرقانی، مناهل العرفان في علوم القرآن، بیروت: دار الکتاب، ۱/۳۶۷

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور ٹکڑوں کی مدد سے قرآن مجید جمع کر رہے تھے۔[10]

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت ابوزید رضی اللہ تعالی عنہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنھوں نے مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا۔[11] عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کو دشمن کے علاقوں میں لے جانے سے منع کیا۔ درج بالا دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک نبی ﷺ کے زمانے میں سینوں میں بھی محفوظ کر لیا گیا تھا اور کتابت میں بھی محفوظ کر لیا گیا تھا۔[12]

گولڈزیہر کی جانب سے قرآنی اعتراضات:

گولڈزیہر کے نظریات میں بسا اوقات اسلامی مصادر اور اس کی تعلیمات کے حوالہ سے پوشیدہ رویوں کا اظہار بھی ہوتا ہے جس کو نہ صرف مسلم علماء بلکہ خود مستشرقین نے بھی اعتراف کرتے ہوئے معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ چنانچہ پروفیسر برنارڈ لیوس نے گولڈزیہر کی کتاب "Introduction to Islamic Theology" کے حالیہ انگریزی ترجمہ مطبوعہ ۱۹۷۹ء کے مقدمہ میں لکھا ہے:

گولڈزیہر کو خیال ہی نہیں تھا کہ اس کی کتابوں کے قاری مسلمان بھی ہوں گے، اسلئے کہ یہ لوگ اپنا مخاطب مغرب کے قارئین کو ہی بناتے تھے۔ چنانچہ اس عہد کے دوسرے مصنفین کی طرح گولڈزیہر بھی قرآن کو پیغمبرِ اسلام کی تصنیف کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک ایسا کہنا اسلام کی سخت تنقیص ہے، علاوہ ازیں اسلام پر لکھنے والے تمام مغربی مصنفین کی طرح گولڈزیہر بھی قرآن و حدیث میں عہدِ جاہلیت کے بعض اجنبی اثرات پر بحث کرتا ہے۔ یہ موضوع بھی حساس مسلمانوں کے لیے سخت تکلیف دہ ہے۔[13]

10- امام محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، بیروت: دار الفکر، ۲/۱۳۹۵، الرقم الحدیث ۳۹۵۴

11- عبداللہ سرور، مباحث في علوم القرآن، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ص: ۱۲۴

12- صحیح بخاری، بیروت: دار الکتب العلمیہ، الرقم الحدیث ۲۹۹۰

13- پروفیسر برنارڈ لیوس، Introduction to Islamic Theology، ص: ۱۶۷

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

ڈاکٹر مصطفی السباعی کے نزدیک گولڈزیہر اپنی علمی بددیانتی، عداوت اور خطرات کے لیے کسی تعارف کا محتاج نہیں، قرآن مجید اور علمِ حدیث کے موضوع پر خصوصیت سے اس کا قلم پھیلا ہے اور متعدد شبہات قائم کیے ہیں جو بالکلیہ اِستشراقی فکر کی پیداوار ہیں۔[14] گولڈزیہر 'دائرۃ المعارف الاسلامیہ' کے محررین میں سے ایک ہے۔ قرآن پاک کو محمد ﷺ کا کلام قرار دیتا ہے اور اسلام کو مفتریات کا مجموعہ۔[15]

کلام اللہ کی قراءت، تفسیری مناہج وَاسالیب کے حوالہ سے گولڈزیہر کی مشہور کتاب کا عربی ترجمہ ''مذاہب التفسیر الاسلامی'' کے نام سے قاہرہ یونیورسٹی کے استاذ ڈاکٹر عبدالحلیم النجار نے کیا ہے یہ ترجمہ پہلی مرتبہ 1955ء میں مصر سے شائع ہو کر اربابِ علم وادب میں بہت مقبول ہوا۔ اگرچہ اسلامی موضوعات میں تحقیق کے دوران قراءتِ قرآنیہ براہِ راست اور مستقل طور پر گولڈزیہر کا موضوع نہیں رہا تاہم 'مذاہب التفسیر الاسلامی' میں خاص طور پر پہلے باب کے آغاز میں ۷۰ صفحات، قرآنی متن میں اِضطراب اور نقص ثابت کرنے کے لیے حدیث سبعۃ اَحرف کی اِستنادی حیثیت اور قراءات کی حجیت وقطعیت پر بہت سے اعتراضات وشبہات پر مشتمل ہیں۔ راقم کے خیال میں اگر نصِ قرآنی کی عدمِ توثیق کے متعلق مستشرقین کی کوششوں کا جائزہ لیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گولڈزیہر کے تحریر کردہ یہ صفحات بعد میں آنے والے مستشرقین کے لیے بنیادی فکر فراہم کرنے میں مصدر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خود مترجم کتاب ڈاکٹر عبدالحلیم النجار کے بقول یہ کتاب قرآن مجید کے مختلف موضوعات اور اسلامی ثقافت اور تاریخ کے اہم پہلوؤں کو عمدہ منہج اور اسلوبِ بحث سے پیش کرنے میں اپنی نوعیت کا منفرد اور بالکل نئے طرز کا کارنامہ ہے۔[16]

لیکن اس کے باوجود ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ یہودی مستشرقین کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے کہ وہ مکر اور برائی کے راستوں سے بڑی صفائی سے گزرنے کا فن رکھتے اور قاری کی طبیعت کو اپنے نظریات سے شناسائی بہم پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ مدح وتوصیف سے سفر شروع کر کے مخفی طریقوں سے پے بہ پے شبہات وارد کرتے ہیں۔[17] غرض مخفی شکوک وابہام پیدا کرنے میں صیہونی مزاج ایک معروف ومسلم پس منظر رکھتا ہے۔ یہی غیر تحقیقی مزاج گولڈزیہر کی تحقیقات میں بھی جابجا ملتا ہے۔ اگرچہ گولڈزیہر کے نص قرآنی اور قراءت کے حوالہ سے پیش

14-Ignaz Gold Zihr, Islamic Studies, Goerge Allen and Unwin Ltd. Landon, pg 56,1886

15۔ ڈاکٹر مصطفی السباعی، الاستشراق والمستشرقون، کویت: مکتبہ دار البیان، ص:۳۳

16۔ عبدالحلیم النجار، تقدیم مذاہب التفسیر الاسلامی، مجلس نشریات اسلامی، ص:۵۹

17۔ محمد عبدالفتاح علیان، أضواء علی الاستشراق، کویت: دار البحوث العلمیہ، ص:۹

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

کردہ اعتراضات کے اجمالی سطح پر رد کے لیے متعدد عربی مقالات وتالیفات سامنے آئی ہیں، مثلاً ڈاکٹر عبدالحلیم النجار نے 'مذاہب التفسیر الاسلامی' کے حواشی میں گولڈ زیہر کے نظریات کا خوب رد کیا ہے۔[18]

گولڈ زیہر نے قرآنی نص کو محلِ اضطراب اور غیر ثابت متن قرار دینے کے لیے قراءت کو اپنا ہتھیار بنایا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ تمام تشریعی کتب میں سے قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کو سب سے زیادہ اِضطراب اور عدمِ ثبات کا سامنا کرنا پڑا، اس نے دیگر کتب سماویہ سے قرآن کا تقابل کرتے ہوئے نصِ قرآنی کی بابت زیادہ شبہات پیش آنے کا نظریہ قائم کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

"لا یوجد کتاب تشریعی اعترفت بہ طائفۃ دینیۃ اعترافاً عقدیا علی أنہ نص منزل أو موحی بہ یقدم نصہ فی أقدم عصور تداولہ مثل ہذہ الصورۃ من الاضطراب وعدم الثبات کما نجد فی نص القرآن"[19]

یعنی کسی بھی مذہب کے عقیدہ کی آسمانی یا الہامی کتاب جس کی نص کو موجودہ دور میں سب سے زیادہ اضطراب اور عدم ثبات کا مسئلہ درپیش ہے وہ قرآنی نص ہے۔ اس طرح کے اشکالات ملحدین بہت پہلے سے کرتے چلے آرہے ہیں اور اہلِ علم ان کا بڑی شد و مد سے جواب بھی دے چکے ہیں۔ نصِ قرآنی کی عدمِ توثیق کے حوالہ سے بنیادی طور پر ابن قتیبہ (م ۲۷۶ھ) نے متفرق بنیادی شبہات کا اصولی رد کر دیا ہے اور اس اعتراض پر تفصیلی کلام کیا ہے۔[20] گولڈ زیہر نے سابقہ شریعتوں کی کتب کو ان کی اصلی نصوص میں نہیں دیکھا تو کیسے حکم لگا سکتا ہے کہ ان میں قرآن کی طرح متعدد قراءات وجود نہیں تھیں۔ جبکہ اسی باب میں گولڈ زیہر تلمود، تورات کے ایک ہی وقت میں کثیر زبانوں میں نازل ہونے کا قول اختیار کرتا ہے۔[21]

غرض گولڈ زیہر کا یہ اعتراض تاریخی اور عقلی ہر دو اعتبار سے باطل ہے جس پر دلائل پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ نصِ قرآنی کو کسی قسم کا کوئی اضطراب یا عدم ثبات پیش نہیں آیا، کیونکہ اِضطراب اور عدمِ ثبات کا مطلب یہ ہے کہ کسی نص کو مختلف وجوہ اور متعدد صورتوں پر اس طور پڑھا جائے کہ ان صورتوں کے مابین معنی اور مراد ایک دوسرے کے منافی اور معارض ہوں یا ان کا ہدف و مقصود بالکل مختلف چیزیں ہوں اور وہ

[18]۔ عبدالحلیم النجار، تقدیم مذاہب التفسیر الاسلامی، مجلس نشریات اسلامی، ص: ۴۷
[19]۔ عبدالحلیم النجار، تقدیم مذاہب التفسیر الاسلامی، مجلس نشریات اسلامی، ص: ۴
[20]۔ ابن قتیبہ ابو محمد بن عبداللہ مسلم، تاول مشکل القرآن، مصر: دارالتراث القاہرہ، ص: ۲۵
[21]۔ عبدالحلیم النجار، تقدیم مذاہب التفسیر الاسلامی، مجلس نشریات اسلامی، ص: ۵۳

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

مفہوم ایسا ہو کہ روایات سے اس کا ثبوت بھی نہ ہو، لیکن اگر نص میں وارد ہونے والی مختلف صورتیں متواتر روایات پر مبنی ہوں اور معنی میں بھی تضاد واقع نہ ہو تو اس کو اضطراب یا عدمِ ثبات نہیں کہا جاتا۔ جبکہ قرآن میں موجود وجوہ اور صورتیں ہر قسم کے تناقض سے پاک ہیں اور نہ ہی ان کے معانی میں تعارض و تضاد ہے بلکہ وہ تمام صورتیں ایک دوسرے کو ظاہر اور ثابت کرتی ہیں۔[22] قرآن کی معتمد قراءات، بسا اوقات، ایک ہی نص میں مختلف ہوتی ہیں، لیکن ان سب کی نسبت چونکہ مصدرِ اصلی (رسول اللہ ﷺ) کی طرف ہوتی ہے لہٰذا وہ تمام صورتیں بھی قرآن ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کے بقول قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ نے اجازت دی کہ جس میں سہولت ہو وہی اختیار کر لو۔[23]

بعض عیسائیوں نے غالباً اپنی کتاب میں بے شمار تحریفات اور انجیل کے مختلف نسخوں میں اختلافات کو قرآنی قراءت کی طرح قرار دیتے ہوئے یہ کہا کہ "إننا مختلفون في قراءة كتابنا فبعضنا يزيد حروفا وبعضنا يسقطها"[24]

اس کے جواب میں علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (م ۴۵۶ھ) نے قرآنی قراءت کے اختلاف کی نوعیت کو اس طرح بیان کیا ہے: "فليس هذا اختلافا، بل هو اتفاق منا صحيح؛ لان تلك الحروف و تلك القراءات كلها مبلغ بنقل الكواف إلى رسول الله ﷺ إنها نزلت كلها عليه؛ فأي تلك القراءات قرأنا فهي صحيحة وهي محصورة كلها مضبوطة معلومة لا زيادة فيها ولا نقص؛ فبطل التعلق بهذا الفصل ولله الحمد"[25]

امام قرافی رحمہ اللہ نے نصاریٰ کے اس زعم کے جواب میں کافی طویل بحث کی ہے جس میں انہوں نے انجیل اور قرآنی آیات کے درمیان فروق کو واضح کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ قراءتِ مختلفہ کی اِجازت کا پس منظر قبائلِ عرب کی مختلف لغات تھیں، کوئی امالہ کرتا تو کوئی تفخیم، کسی کی لغت میں مد ہے کسی میں قصر، کسی کے نزدیک حروف میں جہر ہے تو کسی کے نزدیک اخفاء۔ اگر سب کو ایک ہی لغت کا مکلف قرار دیا جاتا تو ان کو مشقت اٹھانی پڑتی، اس مشقت کو دور کرنے کیلئے قراءات نازل ہوئیں اور یہ سب کی سب نبی ﷺ سے متواتر طریقہ سے مروی ہیں۔ سو ہمیں ان تمام قراءات پر اعتماد ہے کہ یہ من جانب اللہ ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی ہیں۔ اس کے برعکس عیسائی اپنی اناجیل کے مصنفین کو عادل راویوں کے

[22] ۔ محمد ابو زہرہ مصری، اسلامی مذاہب، لاہور: ملک سنز تاجران کتب، ص: ۴
[23] ۔ محمد بن عمر بن سالم بازمول، القراءات واثرها في التفسير والاحكام، جامعہ ام القری، ۱/۳۱۵
[24] ۔ ابن حزم شہرستانی، الفصل في الملل والاهواء والنحل، بیروت: دار المعرفة للطباعة، ۲/۷۶
[25] ۔ ابن حزم شہرستانی، الفصل في الملل والاهواء والنحل، بیروت: دار المعرفة للطباعة، ۲/۷۶

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

ذریعہ ثابت کرنے سے بھی قاصر ہیں۔اس لحاظ سے عالمِ عیسائیت کے پاس انجیل کے کسی حرف کے بارے میں یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اللہ کا کلام ہے لہٰذا انجیل کے حاملین، مسلمانوں کے قرآن کے اصول و قواعد کا اپنی کتاب پر اطلاق کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔[26]

غرضیکہ اختلافِ قراءت، اضطراب اور عدمِ ثبات کے قبیل سے نہیں بلکہ یہ سب قراءت ہمیں یقینی طور پر رسول اللہ ﷺ سے بطریقِ تواتر وصول ہوئی ہیں اور ان میں سے ہر قراءت قرآن ہے۔ لہٰذا گولڈزیہر کا یہ شبہ کسی طرح کی عقلی و نقلی دلیل سے قطعاً عاری ہے اور اگر یہ قرآن کسی غیر کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت زیادہ اختلاف ہوتا، لیکن چونکہ یہ اللہ کا کلام ہے اس لئے اختلافات سے پاک ہے۔ تاہم اختلافِ قراءت کی نوعیت سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ قراءت کا اختلاف اس اختلاف کے قبیل سے نہیں جس میں تضاد یا تناقض پایا جاتا ہے بلکہ یہ اختلاف، تغایر اور تنوع کا ہے جو قرآنی اعجاز کی علامت ہے۔

ابن قتیبہ (م:۲۷۶ھ) اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: تغیر و تنوع کا یہ اختلاف قرآنی قراءت میں موجود ہے اور ہر قراءت ایک مستقل آیت کے حکم میں ہے یقیناً یہ اختلاف 'ایجاز' کو واضح کرتا ہے۔[27] قرآن کا سارا مزاج ارشاد و تعلیم کے اسی راستہ پر چلتا ہے۔[28] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "ہر قراءت دوسری قراءت کے لیے ایسی ہی ہے جیسے ایک آیت دوسری آیت کے لیے، ہر ایک پر ایمان واجب ہے اور جو معنی وہ قراءت رکھتی ہیں اس کا اتباع بھی واجب ہے۔ تعارض کا گمان کرتے ہوئے دو وجوہ میں سے کسی ایک کو ترک کرنا جائز نہیں[29] بلکہ خود حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "من کفر بحرف فقد کفر بہ کلہ"[30]

جن قراءت میں لفظ اور معنی دونوں متحد رہتے ہیں ان کا تنوع دراصل کیفیتِ نطق میں ظاہر ہوتا ہے مثلاً: ہمزات، مدات، امالات اور نقلِ حرکات، اظہار، ادغام، اختلاس، لام اور راء کو باریک کرنا یا موٹا کرنا وغیرہ جن کو قراء 'اصول' کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان میں کوئی تناقض اور تضاد نہیں

[26] ۔ابن قتیبہ ابو محمد بن عبداللہ مسلم، تاول مشکل القرآن، مصر: دار التراث القاہرہ، ص:۳۳
[27] ۔ابن قتیبہ ابو محمد بن عبداللہ مسلم، تاول مشکل القرآن، مصر: دار التراث القاہرہ، ص:۳۳
[28] ۔عبد الفتاح عبد الغنی قاضی، القراءات فی نظر المستشرقین والملحدین، دار مصر للطباعۃ، ص:۱۸
[29] ۔شیخ السلام احمد ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، مطبعۃ الرسالۃ، ۳۹۱/۱۳
[30] ۔طبری ابو جعفر محمد ابن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، مصر: مصطفی البابی الحلبی، ۵۵/۱

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

ہوتا، کیونکہ ایک لفظ کی ادائیگی کے مختلف طریقے لفظ کو مختلف نہیں بناتے بلکہ لفظ بدستور اسی طرح رہتا ہے اور بسااوقات اَدائیگی کے انہی طریقوں سے متعدد معانی نمودار ہوتے ہیں جو رسم میں متحد ہونے کے باوجود متنوع معانی کے حامل ہوتے ہیں۔[31] غرض جملہ قراءت حق ہیں اور ان کا اختلاف بھی حق ہے، اس میں کوئی تضاد اور تناقض نہیں۔ قرآن مجید ہر تحریف و تبدیلی یا اضطراب واختراع سے پاک واحد کتاب ہے جس کا تقابل دنیا کی کوئی کتاب نہیں کر سکتی۔ چنانچہ یہ دعویٰ برمحل ہوگا کہ قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جس کی نص کو اضطراب اور عدمِ ثبات پیش نہیں آیا اور باقی تمام کتب تحریفات کا شکار ہوئی ہیں۔

قرآن کے متعدد متون اور عدم وحدت:

گولڈزیہر اپنی کتاب میں مختلف قراءت پر تنقید اور ان کو قرآنی متن میں سببِ اضطراب قرار دینے کے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ مختلف قراءت دراصل قرآن کے متعدد متون ہیں اور تاریخِ اسلامی کے کسی دور میں نصِ واحد کے ساتھ قرآن منظرِ عام پر نہیں آ سکا۔ ماسوا چند اقدامات کے جن کا اثر مستقل نہیں رہا۔ اس ضمن میں وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جمع قرآن کے کارنامہ کو نصِ قرآنی کی وحدت کی طرف اہم قدم قرار دیتا ہے۔

خلاصہ کلام

گولڈزیہر نے قراءات کے تنوع کو تاریخی تشکیل قرار دیا، مگر اس کی یہ رائے قراءات کے تواتر اور مضبوط روایت کو نظرانداز کرتی ہے۔ اس کے اعتراضات میں عمومی تعمیمات اور تحقیقی کمزوریاں موجود ہیں، خصوصاً طرقِ روایت اور اسناد کے بارے میں اس کا رویہ یک طرفہ ثابت ہوتا ہے۔ قراءتِ قرآنیہ کا تاریخی تسلسل، اسناد، اور متواتر روایت گولڈزیہر کے بیشتر اعتراضات کو کمزور بنا دیتے ہیں۔ گولڈزیہر کی تحقیقات نے مسلم اہلِ علم کو تنقیدی و تحقیقی انداز اپنانے کی تحریک ضرور دی، جس سے قراءت کی مضبوطی مزید نمایاں ہوئی۔ مستشرقانہ تنقید نے علمی جواب دینے کے لیے مسلمانوں کو نئے دلائل، تاریخی شواہد اور لسانی تجزیے پیش کرنے کا موقع دیا، جس سے موضوع مزید واضح ہوا۔ اعتدال کا تقاضا ہے کہ گولڈزیہر کی

[31] شیخ السلام احمد ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، مطبعۃ الرسالۃ، ۳۹۲/۱۳

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

تحقیقی کوششوں کے مفید پہلو تسلیم کیے جائیں، مگر قراءات کی شرعی و تاریخی حیثیت اس کے اعتراضات سے متاثر نہیں ہوتی۔ موضوع کا مجموعی جائزہ اس نتیجے تک پہنچاتا ہے کہ قراءتِ قرآنیہ کا وجود، تنوع، اور تواتر مضبوط دلائل کے ساتھ مسلم رہا ہے، اور گولڈ زیہر کے اعتراضات اسے متزلزل نہیں کر پاتے۔ آئندہ تحقیقات کے لیے سفارش ہے کہ لسانیات، مخطوطات اور طرقِ روایت کے جامع مطالعے کو شامل کیا جائے، تاکہ اس باب میں مزید علمی وضاحت سامنے آئے۔

سفارشات

عوام اور طلبہ میں صحیح، متواتر اور معتبر قراءت کی بنیادی معلومات پہنچانے کے لیے تعلیمی نصاب میں باقاعدہ اس مضمون کو شامل کیا جائے۔ اسلامی جامعات میں نصابِ تفسیر و قراءت میں مستشرقین، خصوصاً گولڈ زیہر کے اعتراضات کا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ شامل کیا جائے تاکہ طلبہ علمی سطح پر دفاعِ قرآن کے اہل بن سکیں۔ گولڈ زیہر جیسے مستشرقین کی آراء کے رد کے لیے محققین کو قدیم مصادرِ قراءت (النشر فی القراءات، التیسیر، الشاطبیۃ وغیرہ) کا گہرا مطالعہ کرنے کی ترغیب دی جائے۔ محققین کو چاہیے کہ وہ استشراقی لٹریچر کا جائزہ جذباتیت سے پاک، معروضی انداز میں اور سائنسی تحقیق کے اصولوں کے مطابق کریں۔ اسلامی علمی اداروں کو قرآنی متن اور قراءت کی تاریخی تواتر پر نئے تحقیقی مقالات اور علمی پروجیکٹس کروانے چاہئیں تاکہ علمی ذخیرہ مزید مضبوط ہو۔ ان اعتراضات کو سمجھنے کے لیے ان کے فکری، مذہبی اور تہذیبی پس منظر کا باقاعدہ تجزیہ بھی تحقیق کا حصہ بنایا جائے۔ قراءت پر لکھی گئی معتبر عربی کتابوں کا اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے علمی میدان میں آسانی پیدا کی جائے تاکہ گمراہ کن دعوؤں کا سدباب ہو۔ جامعات میں قراءت اور استشراق کے موضوع پر کانفرنسز، لیکچرز اور مکالماتی نشستوں کا اہتمام کیا جائے۔ آن لائن لائبریریز، ویڈیوز، کورسز اور تحقیقی مضامین کے ذریعے قراءت کے علمی مباحث کو عام کیا جائے۔ ایسے محققین تیار کیے جائیں جو استشراقی اعتراضات کو بین الاقوامی علمی معیار پر رہتے ہوئے دلائل کے ساتھ رد کر سکیں۔

مصادر و مراجع

- ابن حزم شہرستانی، الفصل فی الملل والاہواء والنحل، بیروت: دار المعرفۃ للطباعۃ
- ابن قتیبہ ابو محمد بن عبداللہ مسلم، تاول مشکل القرآن، مصر: دار التراث القاہرہ

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 1, 2025

- الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء النبی ﷺ، طبع: دوم، اشاعت: ربیع الثانی، ۱۴۲۰ھ، ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور
- امام محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، بیروت: دار لفکر
- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مترجم: محمد ناصر الدین ناصر، طبع: اول، سن: نومبر ۲۰۱۶ء، ناشر: چوہدری غلام رسول، میاں جواد رسول ملت پبلیشرز، فیصل مسجد اسلام آباد
- پروفیسر برنارڈ لیوس، Introduction to Islamic Theology
- ڈاکٹر مصطفی السباعی، الاستشراق والمستشرقون، کویت: مکتبہ دار البیان
- شیخ السلام احمد ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، مطبعۃ الرسالۃ
- طبری ابو جعفر محمد ابن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، مصر: مصطفی البابی الحلبی
- عبد الفتاح عبد الغنی قاضی، القراءات فی نظر المستشرقین والملحدین، دار مصر للطباعۃ
- عبد اللہ سرور، مباحث في علوم القرآن، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، بیروت
- عبد الحلیم النجار، تقدیم مذاہب التفسیر الاسلامی، مجلس نشریات اسلامی
- کریمی، محمد جر جیس، قرآن مجید اور مستشرقین غلط فہمیوں کا جائزہ، طبع: اول، سن: ۲۰۱۷ء، ناشر: ملک اینڈ کمپنی، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور
- محمد ابو زہرہ مصری، اسلامی مذاہب، لاہور: ملک سنز تاجران کتب، بیروت
- محمد بن عمر بن سالم بازمول، القراءات واثرہا فی التفسیر والاحکام، جامعہ ام القری
- محمد عبد العظیم الزرقانی، مناہل العرفان في علوم القرآن، بیروت: دار الکتاب
- محمد عبد الفتاح علیان، أضواء علی الاستشراق، کویت: دار البحوث العلمیہ
- Ignaz Gold Zihr, Islamic Studies, Goerge Allen and Unwin Ltd. Landon

CC BY